شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے خطباتِ جمعہ اور مواعظِ حسنہ

دعواتِ حق

قومی پریس کی نظر میں

حضرت شیخ الحدیثؒ کے قلب کے سوز، ملت کی دردمندی، اصلاح امت کے جوش و ولولہ، مزاج اور مسلک کے اعتدال نے ان کے ارشادات کو اور بھی پرتاثیر بنا دیا ہے۔ ان کی باتیں دل میں ترازو ہو جاتی۔ انسان کی بہبود سے گہرا تعلق رکھنے والے مسائل پر اظہارِ خیال، دلنشیں پیرایہ، کئی ضخیم جلدوں سے بے نیاز کر دینے والی کتاب، زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق دین کی تعلیمات و ہدایات، اسرار و رموز اور بہترین تذکار و موعظت کا دلآویز مجموعہ

سیارہ ڈائجسٹ لاہور، جون ۱۹۷۶ء (مدیر)

"دعواتِ حق" حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ (رحمہ اللہ) کے ۶۵ مواعظ، خطباتِ جمعہ اور دیگر تقاریر کا مجموعہ ہے اور ان کے مواعظ و تقاریر کی پہلی جلد ہے۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا مقام دینی اور علمی حلقوں میں محتاجِ تعارف نہیں۔

"دعواتِ حق" میں انہوں نے آن تمام موضوعات پر اسلام کی روشنی میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے جو نہ صرف یہ کہ مذہب کی بنیادی روح سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ انسانی بہبود سے بھی جن کا گہرا واسطہ ہے، ان کے مواعظ کے موضوعات میں بے حد تنوع ہے۔ جہاں اس مجموعہ میں حقیقتِ ایمان و عبادت، اللہ و رسولؐ کی محبت، طاعاتِ خداوندی کا سرچشمہ، محبت اور اسبابِ حقیقتِ ایمان و عبادت اور دوسرے فرائض و اوامر و نواہی پر انہوں نے فکر انگیز خیالات پیش کیے ہیں وہاں اسلام اور اجتماعیت، تجدید و حفاظتِ دین، اسلام میں عورتوں کے حقوق، کامیاب و بامراد زندگی ایسے موضوعات کو اپنے مواعظ میں پیش کیا اور قومی و ملی المیوں (سقوطِ بیت المقدس، سانحہ مسجدِ اقصیٰ، سقوطِ ڈھاکہ) پر بھی انہوں نے فکر انگیز خیالات سے متاثر کیا ہے۔ وہ عصرِ حاضر کے تقاضوں اور سائنسی ایجادات و تسخیرِ کائنات کے مسئلے کو بھی بڑی وضاحت سے دین کی روشنی میں پیش کرتے ہیں۔ چاند تک انسان کی رسائی اور اسلام کے موضوع پر ان کے مواعظ بصیرت افروز ہیں۔

"دعواتِ حق" ایک بڑے عالم اور بڑے انسان کے خیالات و افکار کا مجموعہ ہے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ان مواعظ کی اشاعت دینی کتب میں ایک اہم اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس کی دوسری جلد بھی جلد ہی شائع کی جائے گی۔

روزنامہ مشرق لاہور، پشاور ۱۶ اپریل ۱۹۷۶ء (ادارتی صفحہ)

"دعواتِ حق" مولانا عبدالحق مدظلہ (رحمہ اللہ) صدر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مواعظ کا مجموعہ ہے۔ جو وہ خطباتِ جمعہ کی صورت میں مختلف اوقات میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ممتاز عالمِ دین، مبلغ اور معلم کی حیثیت سے ان کی ذات پاکستان میں ممتاز مقام کی حامل ہے ـــــ زیرِ نظر کتاب میں انکی شخصیت ان تینوں زاویوں سے بھرپور انداز میں جلوہ گر نظر آتی ہے انہوں نے زندگی کے روزمرہ مسائل کے بارے میں قرآن و سنت کے احکام بڑے دلنشیں پیرائے میں بیان کیے ہیں۔ سلف صالحین کی حکایات اور واقعات کے حوالوں سے کتاب میں ایسی دلکشی پیدا ہو گئی ہے کہ قاری وعظ و تلقین کی اس مجلس میں اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا بلکہ شوق اور توجہ سے اخذِ مطالب کرتا چلا جاتا ہے۔ عالموں، واعظوں، خطیبوں اور مبلغوں کے علاوہ عام آدمی بھی اس کتاب سے احکامِ دین کو عملی زندگی میں بروئے کار لانے میں مدد لے سکتا ہے۔ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے جن میں ساٹھ اہم موضوعات کو پانچسو سے زائد عنوانات کے تحت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

ہفت روزہ چٹان لاہور ۷ جون ۱۹۷۶ء
تحریر: صوفیہ شورش

مولانا عبدالحق مدظلہ (رحمہ اللہ) جید علماء کرام میں سے ہیں، برسہا برس سے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں شیخ الحدیث ہیں، ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے بھی رکن منتخب ہوئے۔ اس طرح انہیں بیک وقت دینی اور دنیوی امور میں خاصی دلچسپی ہے اور وہ عوامی

مسائل و مشکلات کو بخوبی سمجھتے ہیں، وہ گذشتہ طویل عرصہ سے دینِ اسلام کے فروغ کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، انہوں نے لاتعداد دینی اجتماعات سے خطاب کیا ہے۔

زیرِ نظر کتاب "دعواتِ حق" دراصل ان کے خطبات کا مجموعہ ہے مولانا سمیع الحق صاحب نے ان خطبات کو اس طرح مرتب کیا ہے کہ ہر موضوع پر حضرت شیخ الحدیث کے خیالات کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ اور چونکہ وہ صرف قرآن و حدیث ہی کا ذکر کرتے ہیں، اس لیے اردو زبان میں مختلف دینی مسائل پر ایک نادر کتاب ہے جو قارئین کو سیدھا راستہ دکھاتی ہے، اس راستے پر چلنے کا جذبہ متحرک کرتی ہے۔

اسلامی مسائل پر اگرچہ صدیوں سے بہت کچھ لکھا جاتا رہا ہے اور عصرِ حاضر میں بھی بہت سے علماء کرام نے بعض قابلِ قدر مضامین لکھے ہیں لیکن مولانا عبدالحق کا انداز و اسلوب منفرد و یگانہ ہے، وہ عوام سے عوام کی زبان میں نہایت دلنشین انداز میں گفتگو کرتے ہیں۔ چونکہ انسان اپنی فطرت کے اعتبار سے نیکی پر مائل تخلیق ہوا ہے اس لیے ان کی باتیں دل میں ترازو ہوتی جاتی ہیں، اس کتاب کے مطالعہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انسان کو مختلف امور کے بارے میں دینی موقف سمجھ میں آجاتا ہے۔ ان حقائق کے پیشِ نظر ہم قارئین سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اس قابلِ قدر کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

ماہنامہ البلاغ کراچی، جولائی ۱۹۷۶ء

تحریر: مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم ملک کی اُن گنی چنی شخصیتوں میں سے ہیں جن سے اس دور میں علمِ دین کا بھرم قائم ہے۔ زیرِ نظر کتاب انہی کے خطباتِ جمعہ کا مجموعہ ہے جسے ان کے لائق و فاضل صاحبزادے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ مدیر ماہنامہ الحق نے بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے۔

حضرت مولانا موصوف کے خطباتِ جمعہ ماہنامہ الحق میں شائع ہوتے رہے ہیں، اور اس سے قبل بھی دو مختصر مجموعے بھی شائع ہو چکے ہیں جن کا ذکرِ خیر البلاغ میں پہلے بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موصوف کو دلوں پر اثر انداز ہونے کی خاص توفیق عطا فرمائی ہے، چنانچہ اُن کے مواعظ و خطبات سے قلب میں سوز و گداز، ایمان میں پختگی، خدا کا خوف، اور فکرِ آخرت پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی کے ہر شعبے سے متعلق دین کی تعلیمات و ہدایات اور ان کے اسرار و حکم ان خطبات میں ملتے ہیں۔

زیرِ نظر مجموعہ مولانا مدظلہم کے خطبات کا جامع ترین مجموعہ ہے اور اس کی جامعیت کا اندازہ مندرجہ ذیل عنوانات سے لگایا جا سکتا ہے:۔

پہلے باب کا عنوان ہے (آدابِ عبدیت، حقیقتِ ایمان و عبادات) اس باب میں مندرجہ ذیل خطبات ہیں:۔ طاعاتِ خداوندی کا سرچشمہ، محبت، اللہ و رسول کی محبت، اللہ تعالیٰ کی محبوبیت و مالکیت اور عبادات کا باہمی ربط، حقیقتِ ایمان و عبادت، اسلام اور ہجرت کی حقیقت، زکوٰۃ اور عشر کا فلسفہ، حدود و مقادیرِ زکوٰۃ، رمضان المبارک کی برکات اور حکمتیں، عید الفطر انابت الی اللہ کا دن، حج کی اہمیت اور فضیلت، قربانی سنتِ ابراہیمی، قربانی کی اہمیت اور ازالۂ شبہات، احساسِ گناہ کا فقدان، خاصیتِ اعمال۔

دوسرے باب کا عنوان "قرآنِ حکیم" ہے اور اس میں دو مبسوط خطبات ہیں: کائنات و آیات میں شانِ ربوبیت، قرآنِ حکیم ایک لافانی کتاب۔

تیسرا باب "تذکارِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم" ہے اور اس میں مندرجہ ذیل مواعظ ہیں: حضورِ اقدس کائنات میں خدا کی سب سے بڑی نعمت، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت و صداقت، خاتم النبیین اور آپ کی امت، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت، فریضۂ نبوت، علومِ نبوت، ختمِ نبوت، حیاتِ طیبہ اور دشمنانِ اسلام کی شرمناک جسارت۔

چوتھے باب میں درسِ بخاری کی تین افتتاحی اور اختتامی تقریریں شامل ہیں جو اہلِ علم اور عوام دونوں کے لیے بغایت مفید ہیں۔

پانچواں باب "محاسن و حقانیت و صداقتِ اسلام" کے زیرِ عنوان ہے جس میں تجدید و حفاظتِ دین، انسانیت کے لیے عزت و سرخروئی کا پیغام، اسلام اور اجتماعیت، اتحاد و اخوتِ اسلامی کے موضوعات پر مفصل خطبات شامل ہیں۔

چھٹے باب میں آدابِ جہاں بانی کے زیرِ عنوان مسلمان حکمرانوں کے فرائض اور حکمرانی کے آداب وغیرہ کے موضوعات پر چار خطبے ہیں۔

ساتواں باب "حقوق العباد" ہے جس میں اکلِ حرام کا وبال، معاشی کامیابی کا راز، حقوق العباد کی اہمیت، اسلام میں عورتوں کے حقوق اور خدمتِ خلق کے موضوع پر گفتگو کی گئی ہے۔

آٹھویں باب میں "فلسفۂ عروج و زوال" سے متعلق چھ خطبے ہیں جن میں سقوطِ بیت المقدس اور سقوطِ ڈھاکہ کے المیوں پر بھی بحث ہے۔

نواں باب "فریضۂ دعوت و تبلیغ" پر ہے جو چار خطبوں پر مشتمل ہے۔

دسویں باب کا عنوان "آدابِ علم و فضل" پر ہے اور اس میں علماء و طلباء سے دردمندانہ خطاب ہے۔

گیارہویں باب میں دینی مدارس کے لیے اصلاحی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

بارہویں باب میں "حوادث و نوازل" کے عنوان سے متفرق واقعات پر تبصرے ہیں جن میں تسخیرِ قمر اور دینی مدارس کو سرکاری تحویل میں لینے کے مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔

ان خطبات میں اسلام کی تعلیمات و ہدایات کو دلنشیں انداز میں پیش کرنے کے علاوہ تاریخِ اسلام کے چیدہ واقعات، لطائف و ظرائف اور زمانہ حاضر کے بہت سے مسائل پر بڑے بصیرت افروز اور جاندار تبصرے بھی موجود ہیں۔

ہماری رائے میں یہ کتاب تمام مسلمانوں کے لیے مفید ہے اور ائمہ و خطباء کیلئے

بھی بہترین راہنما کتاب کی حیثیت رکھتی ہے۔

ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۴ مئی ۱۹۷۶ء

(تحریر:۔ مولانا سعید الرحمٰن علوی مدظلہ)

جمعیۃ علماء اسلام کے راہنما اور قومی اسمبلی کے ممبر حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ، بانی و مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ان علماء ربانی میں سے ہیں جن کے نقوشِ پا قوموں کے لیے مشعلِ راہ ہوا کرتے ہیں۔ مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے اس عظیم فرزند نے امام المجاہدین سید احمد شہید قدس سرہ العزیز کی عظیم چھاؤنی اکوڑہ خٹک میں دارالعلوم قائم کر کے ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ دارالعلوم نہ صرف صوبہ سرحد بلکہ پاکستان کا مثالی دارالعلوم ہی نہیں بلکہ پاکستان میں دیوبند کا نقشِ ثانی ہے، اس دارالعلوم سے جو فیض پھیلا اس کا ایک زمانہ معترف ہے۔

موصوف مدرسہ کے ساتھ ساتھ قصبہ کی مسجد میں جمعہ اور دوسرے اہم مواقع پر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے ہیں جو علم و روحانیت اور قدیم و جدید معلومات کا ایک خزانہ ہوتا ہے۔ موصوف کے خلف الرشید مولانا سمیع الحق مدرس دارالعلوم اور ایڈیٹر الحق پوری قوم کے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے نوادرِ علمی کے ضبط و ترتیب کا فریضہ سرانجام دے کر ملت کے ہاتھوں اتنا بڑا خزانہ دے دیا ہے کہ باید و شاید؟

اس پونے سات سو صفحہ کی کتاب میں آپ کو عقائد و اعمال، اخلاق و کردار، آدابِ جہانبانی و حکمرانی، سیاست و حکومت، تجارت و زراعت، الغرض مختلف عنوانات پر اتنا کچھ ملے گا کہ آپ کئی ضخیم کتابوں سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

ہماری خواہش ہے کہ یہ کتاب ہر لائبریری اور ہر گھر میں ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ صاحبِ خطبات کو ہماری راہنمائی کے لیے صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور مرتب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

ماہنامہ قومی زبان کراچی، جون ۱۹۷۶ء

(تحریر:۔ ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری)

قرآن حکیم عالم انسانیت کی دائمی اور ابدی ہدایت کے لیے کافی ہے لیکن اس امر کی ہمیشہ اور ہر دور میں اور عربی زبان سے واقفوں اور ناواقفوں سب کے لیے ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ لوگوں کی تعلیم و تربیت کیلئے حالات و زمانہ کے مطابق زبان و بیان اور اسالیب میں اور مخاطبین کی نفسیات اور ان کے رجحانات و طبائع کی رعایت و لحاظ کے ساتھ قرآنی و اسلامی تعلیمات و افکار کو پیش کیا جائے۔ انسانی ہدایت کی ضرورت ہمیشہ باقی رہتی رہتی ہے لیکن اسلوب و استدلال کی ضرورت، رجحانات طبائع اور حالاتِ زمانہ کے مطابق ہوتی ہے۔ ایک اسلوب اور ایک استدلال ہر شخص کے لیے اور ہر حالت میں یکساں مفید نہیں ہوتا۔ اس لیے مسلمان مفکرین، مصلحین اور علمائے کرام نے مسلمانوں کی اصلاح اور تعلیم و تربیت کی ضرورت کو تو ہر دور میں یکساں طور پر محسوس کیا اور اس کے لیے ساعی رہے لیکن ان کی زبان، اسلوب، استدلال اور طریق اصلاح و تربیت میں مختلف حالات و ادوار میں بڑا فرق نظر آتا ہے۔

"دعواتِ حق" جو شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی تقاریر کا مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا موصوف حالات اور وقت کے تقاضوں کے صحیح اندازہ شناس اور مسلمانوں کے عوارضِ فکری و عملی کے نباض اور تعلیم و تربیت کی ضرورتوں سے پوری طرح واقف اور کلام و استدلالات کے جدید ترین ہتھیاروں کی اہمیت سے پوری طرح واقف ہیں ۔۔۔ اس میں حضرت شیخ الحدیث سے تقریباً ۶۵ مواعظ، خطبات جمعہ اور دیگر تقاریر ہیں جسے بارہ ابواب میں مرتب کیا گیا ہے۔ مضامین کی ترتیب یہ ہے: ایمان و عبادات، قرآن حکیم، سیرتِ نبوی، احادیث شریفہ، دین و شریعت، سیاست و حکومت، معاشرت و معیشت، اصلاح و فلاح، دعوت و تبلیغ، علم و عمل، نصاب و نظامِ تعلیم اور حوادث و نوازل ۔۔۔ ہر باب میں کئی کئی تقاریر و خطبات ہیں اور اسلامی افکار و تعلیمات کا ایک ایسا خزینہ جس کی مثال موجودہ دور میں اردو زبان میں نظر نہیں آتی۔ اس کی افادیت کا حلقہ اور فیضان کا دائرہ عام مسلمانوں سے لے کر طلبہ، اساتذہ، ائمہ مساجد، خطباء، علماء دین، مصلحینِ امت، اربابِ سیاست و حکومت تک پھیلا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث کے قلب کے سوز، ملت کی دردمندی و غمخواری، اصلاحِ امت کے جوش و ولولہ، مزاج و مسلک کے اعتدال نے اس مجموعہ تقاریر کے مضامین کو اور بھی پُر تاثیر بنا دیا ہے۔ کتاب دینی مباحث اور مسلمانوں کی اصلاح و تربیت کے جوش و جذبہ سے لبریز اور ان عیوب سے پاک ہے جن کے نام مولویانہ تقشف، گروہی تعصب، مدرسانہ تنگ نظری وغیرہ رکھ لیے گئے ہیں، حالانکہ یہ الفاظ ہمیشہ بے موقع اور غلط معنوں میں استعمال کیے گئے ہیں۔

ماہنامہ المعارف لاہور، جون ۱۹۷۶ء

(تحریر:۔ مولانا محمد اسحٰق بھٹی مدظلہ)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب (مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) پاکستان کے مشہور اور بلند مرتبت عالم دین ہیں، ان کی زندگی کے شب و روز قال اللہ و قال الرسول کی روح پرور اور دل نواز فضاؤں میں بسر ہوتے ہیں اور انہوں نے توفیق خداوندی اپنے آپ کو درس و تدریس اور افادۂ طلبہ کے لیے وقف کر رکھا ہے، ان سے ہزاروں علماء نے استفادہ کیا اور بے شمار تشنگانِ علوم نے ان کے چشمۂ فیض سے اپنی علمی پیاس بجھائی۔ وہ اگرچہ سن و سال کے سفر کی وجہ سے جسمانی طور پر ضعف و نقاہت کا احساس

کرنے لگے ہیں مگر بحمد اللہ ان کا سلسلۂ فیض عالمِ شباب میں ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھے اور ان کا گلستانِ علم پھلتا پھولتا رہے۔

زیرِ نظر کتاب "دعواتِ حق" مولانا ممدوح کے خطبات کا قابلِ قدر اور لائق مطالعہ مجموعہ ہے۔ اس میں ان کے خطباتِ جمعہ بھی شامل ہیں اور وہ مواعظ بھی جو انہوں نے مختلف مقامات پر بیان فرمائے۔ زیادہ حصہ خطباتِ جمعہ کا ہے، اس میں عبادات و معاملات وغیرہ سب چیزیں بڑی اچھی ترتیب کے ساتھ آگئی ہیں۔ کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب اپنے دامن میں بہت سی معلومات سمیٹے ہوئے ہے، سب باتیں قرآن و حدیث کے اقوال و فرامین کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں۔ کتاب نصیحت آموز اور بہترین تذکار و موعظت کا دلآویز مجموعہ ہے، یوں تو یہ کتاب سب پڑھے لکھے لوگوں کے لیے مفید رہے گی مگر واعظین و مقررین اور خطباء مساجد کے لیے بالخصوص فائدہ مند ثابت ہوگی۔

حضرت مولانا کے فرزندِ ارجمند مولانا سمیع الحق صاحب مدیر الحق کی یہ بڑی خدمتِ دین ہے کہ انہوں نے نہایت سلیقے اور قابلیت کے ساتھ ان بکھرے ہوئے جواہر پاروں کو جمع کر کے کتابی شکل میں شائقین کے سامنے پیش کر دیا اس پر وہ بجا طور سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کتاب کی افادیت کے پیشِ نظر ہم اپنے معزز قارئین سے اس کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

ماہنامہ الارشاد کیمبلپور، رجب المرجب ۱۳۹۶ھ

(تحریر: حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ)

یہ کتاب حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ و ممبر قومی اسمبلی کے ان ارشاداتِ عالیہ کا گرانقدر خزینہ ہے جو موصوف نے اپنے خطباتِ جمعہ اور دیگر دینی تقاریب اور اجتماعات میں فرمائے ہیں جن کو آپ کے فرزندِ ارجمند ملک کے نوجوان صاحبِ علم اور صاحبِ قلم مولانا سمیع الحق نے قلمبند فرمایا ہے، کتاب کی عظمت اور اس کی افادیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ خطیب الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اس کے بعض ابواب کے مطالعہ پر اپنا تاثر یوں بیان فرمایا ہے:۔

"احقر نے چند مواعظ کا مطالعہ کیا ہے جس کا خاص اثر قلب میں محسوس کیا۔"

اور بقیۃ السلف حجۃ الخلف مولانا شمس الحق افغانی زید مجدہم نے فرمایا:۔

"یہ مجموعہ خطبات اسرارِ عبادات و اخلاق و نوامیسِ اصلاحِ معاشرہ و اصلاحِ ظاہر و باطن و نکاتِ سیاستِ اسلامیہ کا ایک مستند مخزن ہے۔"

ہماری نظر میں کتاب کی افادیت کے لیے صرف حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کا نامِ نامی ہی کافی تھا چہ جائیکہ برِصغیر کے دو جلیل القدر علماء کرام نے اپنی گرانقدر آراء میں اس کی عظمت کو دوبالا فرما دیا۔

اس گرانی کے دور میں ایسی کتاب کا ظاہری و باطنی محاسن کے ساتھ شائع کرنا بہت بڑے حوصلے کا کام ہے۔ ہم مؤتمر المصنفین کے باہمت ارکان کو مبارکباد دیتے ہوئے تمام علمی اداروں اور ملی و قومی مدارس کے اربابِ بست و کشاد سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب سے استفادہ کیلئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں حاصل کریں۔

ماہنامہ فیض الاسلام راولپنڈی، جولائی ۱۹۷۶ء

تحریر:۔ قمر و عینی

یہ کتاب حضرت مولانا عبدالحق صاحب، صدر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے خطباتِ جمعہ کا مجموعہ ہے جسے مولانا سمیع الحق صاحب نے مرتب کیا اور مؤتمر المصنفین نے نہایت اہتمام سے شائع کیا۔

آغازِ کتاب میں مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند اور مولانا شمس الحق افغانی کی تحریریں شامل ہیں، اس کے بعد فاضل مرتب مولانا سمیع الحق کا افتتاحیہ ہے، ان تحریروں سے کتاب اور صاحبِ کتاب کو سمجھنے میں خاصی مدد ملتی ہے۔

کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کے قائم کردہ عنوانات کے تحت سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ یہاں اگرچہ تفصیل کی گنجائش نہیں پھر بھی چند ابواب کے عنوانات درج کیے جاتے ہیں جس سے کتاب کے موضوع اور اس کی افادیت کا اندازہ ہو جائے گا۔

اللہ اور رسول کی محبت، حقیقتِ ایمان و عبادت، زکوٰۃ اور عُشر کا فلسفہ، برکاتِ رمضان، حج کی اہمیت، قربانی سنتِ ابراہیمی، خاصیتِ اعمال، کائنات و آیات میں شانِ ربوبیت، قرآنِ حکیم ایک لافانی کتاب، خاتم النبیین اور آپ کی اُمت (ختمِ نبوت) فریضۂ نبوت، حقوق العباد، اسلام میں عورتوں کے حقوق وغیرہ وغیرہ۔

کتاب کی ہر سطر اور ہر لفظ مصنف موصوف کے جذباتِ دلی پر مُہرِ تصدیق ہے۔ یہ کتاب اصلاحِ معاشرہ اور تزکیۂ نفس کے سلسلے میں یقیناً ایک عمدہ اور قابلِ قدر چیز ہے اور قابلِ مطالعہ ہے، اُمید ہے کہ دینی حلقوں میں پسند کی جائے گی۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور، راولپنڈی، ۸ مئی ۱۹۷۶ء

تحریر:۔ میاں عبدالرشید

یہ کتاب مصنف کے مواعظ حسنہ کا مجموعہ ہے، بارہ ابواب پر مشتمل ہے، ہر باب کے تحت مختلف عنوانات دیئے گئے ہیں، پہلے باب کا عنوان ہے:۔ "حقیقتِ ایمان"۔ اس باب کے پہلے خطبہ کا موضوع "طاعاتِ خداوندی کا سرچشمہ محبت اور اس کے اسباب" ہے۔ دوسرے خطبے کا عنوان "اللہ تعالیٰ اور جنابِ رسولِ پاک کی محبت" ہے۔ تیسرا عنوان "اللہ تعالیٰ کی محبوبیت اور

عبادات کا باہمی ربط و تعلق" ہے۔ اسی طرح برکاتِ رمضان، خاصیتِ اعمال، قرآن پاک، جنابِ رسالتمآب کی شخصیتِ مطہرہ، محبت و اطاعتِ رسول، عنوانات کے تحت بھی مقالات موجود ہیں۔ کتاب سے مصنف کی علمیت اور محبت ظاہر ہوتی ہے۔

ماہنامہ ترجمان القرآن لاہور، جنوری ۱۹۷۶ء

تحریر:۔ عبدالحمید صدیقی

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے صدر دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مواعظ کا مجموعہ ہے، جسے اُن کے فرزندِ ارجمند نے بڑے سلیقے کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ یہ خطبات اسرارِ عبادات و اخلاق، اصلاحِ معاشرہ اور اصلاحِ ظاہر و باطن کا قابلِ قدر مرقع ہیں۔ ان خطبات میں تیر و نشتر بھی ہیں اور سوز و گداز بھی، اور اندازِ بیان اتنا سہل اور آسان ہے کہ ان سے مسلمانوں کا ہر طبقہ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

یہ خطبات جس عالمِ دین نے دیئے ہیں ہم ان کی دینی بصیرت کے اعتراف کے باوجود اُن کے نظریہ عالمِ انسانیت کی تدریجی ترقی صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱ سے اتفاق نہیں کر سکتے۔

روزنامہ امروز لاہور، ۸ راگست ۱۹۷۶ء

مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ جمعہ اور دیگر مواقع پر جو خطبات دیتے رہے ہیں ان کا مجموعہ "دعواتِ حق" (جلد اول) کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے، مولانا کے یہ مواعظ ماہنامہ "الحق" میں شائع ہو چکے ہیں جنہیں اب افادۂ عام کے لیے کتابی صورت دی گئی ہے۔ یہ مواعظ عبادات، معیشت و معاشرت، سیاست و تمدن، اخلاق و تصوف، تعلیم و تبلیغ اور اصلاحِ ظاہر و باطن کے لیے ایمان افروز نکات کے حامل ہیں۔ اس مجموعہ میں شامل تقریباً ۶۵ مواعظ، خطباتِ جمعہ اور دیگر تقاریر میں سے بعض عبادات و عبدیت اور دعواتِ حق ہی کے نام سے کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اب پسندِ عام کے پیشِ نظر دوسرے مواعظ بھی شامل کر کے انہیں خاصی ضخیم کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ بعض مضامین میں تکرار محسوس ہوتا ہے لیکن دعوت و ارشاد کے کام میں چونکہ مقصود ایک بات موقع اور محل کے لحاظ سے مختلف پیرایوں میں بیان کر کے اسے سامعین کے ذہن نشین کرانا ہوتا ہے تکرار سے کامل پہلو تہی غالباً ممکن نہیں۔ اس کتاب کے مختلف مواعظ میں تحریر کے انداز کے بجائے تقریر و خطابت کا رنگ نمایاں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وعظ و تقریر کے الفاظ اور ترتیب کو بدلا نہیں گیا اور جُوں کا تُوں رہنے دیا گیا ہے۔ نئی نسل کی علمی و فکری تربیت کے نقطۂ نگاہ سے اس نوع کے اشاعتی کام کا آغاز ایک خوش آئند بات ہے۔ ایک لحاظ سے یہ اس کتاب کی خوبی ہے کیونکہ ردّ و بدل کی صورت میں بے ساختہ پن قائم نہ رہتا۔

ماہنامہ ترجمان الحدیث لاہور، رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

(تحریر:۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر)

حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ العالی کی ذات محتاجِ تعارف نہیں ـــ آپ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور ماہنامہ "الحق" کے سرپرست ہیں اور اس سلسلہ میں آپ نے جو تدریسی خدمات انجام دی ہیں وہ اہلِ علم و نظر سے پوشیدہ نہیں۔

مولانا موصوف کی تبلیغی خدمات بھی کچھ کم نہیں لیکن آپ کو ایک مقرر یا خطیب کہنے کی بجائے ایک ایسا داعی اور مصلح کہنا زیادہ مناسب ہوگا جو جدید باطل نظریات کی سرکوبی کر کے ذہن و فکر کی اُلجھنیں دُور کرتا اور عوام اور بالخصوص نوجوان نسل کی ذہنی سطح کو ملحوظ رکھ کر ان کے اندازِ فکر کو درست کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا اندازِ بیان سادہ اور عام فہم ہونے کے باوصف انتہائی مؤثر، دل کی گہرائیوں میں اُتر جانے والا اور نیک طبعی کے باعث حرارتِ ایمانی میں سوز و گداز کے اضافہ کا موجب بنتا ہے۔

"دعواتِ حق" مولانا موصوف کے اُن مواعظ، خطباتِ جمعہ اور چند تحریروں کا مجموعہ ہے جو وقتاً فوقتاً الحق کی زینت بنتے رہے ہیں، اور اس مجموعہ کو دیکھ کر یہ اطمینان سا محسوس ہوتا ہے کہ ایک بہت بڑی ضرورت کو بطریقِ احسن پورا کر دیا گیا ہے۔ عبادت و شریعت، سیاست و تمدن، احسان و سلوک، فتح و زوال، معاشرت و معیشت، سیاست و حکومت وغیرہ زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی سینکڑوں عنوانات پر مشتمل اس کتاب میں تقریباً ۶۵ مواعظ، خطباتِ جمعہ اور دیگر تقاریر طالبینِ رُشد و ہدایت کے لیے نسخۂ ہدایت، اہلِ علم اور طلبۂ دین کے لیے شاہراہِ علم و عمل اور عوام و خواص کے لیے تذکیر و موعظت کے خزانہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اس مجموعہ کی اشاعت و اہتمام میں مولانا سمیع الحق صاحب نے جس محنت اور لگن سے کام کیا ہے کتاب کو دیکھتے ہی اس کا بھرپور احساس ہوتا ہے۔

ماہنامہ کتاب لاہور، اگست ۱۹۷۶ء

تحریر:۔ میرزا ادیب

اکوڑہ خٹک پشاور میں ایک دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ کے نام سے قائم ہے جس کا مقصد مسلمانوں بالخصوص مسلمان طلبا کو اسلامی علوم اور دینی اصولوں سے آگاہ کرنا ہے۔ زیرِ نظر کتاب (دعواتِ حق) اسی دارالعلوم حقانیہ کے بانی اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے مواعظ و خطبات کا مجموعہ ہے۔ ان کے علاوہ اس مجموعے میں وہ تقریریں بھی شامل ہیں جو مولانا نے مختلف تقاریب میں کی تھیں۔

کتاب بارہ ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب کے متعدد ذیلی عنوانات بھی ہیں۔ پہلے باب میں آدابِ عبدیت کی تشریح کی گئی ہے اور اس کے ذیلی عنوانات کی تعداد پندرہ ہے۔ دُوسرے باب میں قرآن حکیم کے سلسلے میں کائناتِ آیات

میں شانِ ربوبیت، قرآن ایک لافانی کتاب جیسے نہایت وسیع موضوعات پر غور و فکر کیا گیا ہے۔ اسی طرح تیسرے باب کا تعلق تذکارِ رسولؐ وحی و تعلیمات و فرائض سے ہے۔

مولانا نے ہر باب میں متعلقہ موضوعات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کی ہے، اندازِ بیان دل نشیں ہے۔ مولانا کی خوبی یہ ہے کہ ان کی نظر بنیادی اصولوں پر ہی نہیں پڑتی بلکہ اس باب میں جزئیات کو بھی پیشِ نظر رکھتے ہیں۔ ان کے مواعظ و خطبات کا یہ پہلو بطورِ خاص قابلِ ذکر ہے کہ ہر بات جو دوسروں تک پہنچانا چاہتے ہیں بڑی سہولت کے ساتھ پہنچا دیتے ہیں۔

اس کتاب کے مطالعے سے فکر و نظر میں بڑی کشادگی پیدا ہو سکتی ہے بشرطیکہ کھلے دل سے اسے پڑھا جائے۔

ماہنامہ فکر و نظر اسلام آباد، مئی ۱۹۶۹ء

(تحریر:۔ محمد سرور، مدیر فکر و نظر)

ضلع پشاور کی تحصیل نوشہرہ میں اکوڑہ خٹک نامی ایک مشہور اور تاریخی قصبہ ہے جس میں مولانا عبدالحق کی کوششوں سے قیام پاکستان کے بعد دارالعلوم قائم کیا گیا ہے۔ اس دارالعلوم کو ایک لحاظ سے ان نواح کا "دارالعلوم دیوبند" کہا جا سکتا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں اسی مشہور دارالعلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کی چند تقریریں اور خطبات جمع کیے گئے ہیں۔ (کتاب اور ناشر کے تعارف کے بعد) کتاب کے مندرجات بڑے نصیحت آموز اور اخلاق پرور ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ دینی حلقوں میں یہ کتاب بڑی مقبول ہو گی۔

ماہنامہ صدق جدید لکھنؤ، ۱۶ مئی ۱۹۶۹ء

(تحریر:۔ مولانا عبدالماجد دریا آبادی)

حضرت مولانا عبدالحق صاحب اس وقت پاکستان کے چوٹی کے علماء میں سے ہیں، آپ کے ملفوظات و افادات کا یہ مجموعہ قدرتاً دینداروں اور طالبانِ دین کے لیے اس کا مطالعہ مفید ہو گا، البتہ دوسرے مذہبوں کے عقیدے نقل کرنے میں بھی بڑی ضرورت تحقیق کی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مدظلہ سہارن پوری

(حال مدینہ منورہ)

"دعواتِ حق" پہنچکر موجبِ منت ہوا، اور آپ کی کرامت ہے کہ کتاب پہنچ گئی، یہاں کے ڈاک خانے والے کتاب روک دیتے ہیں مگر کتاب بہت بے وقت آئی ذرا پہلے آتی تو بہت ہی اچھا ہوتا، اس وقت ناکارہ ہند کے لیے پا بہ رکاب ہے، آجکل ساہیوال کا دارالعلوم نمبر چل رہا ہے اس کے ختم پر اس کو شروع کروں گا تاہم فرطِ شوق میں فہرست تو آج ہی سن لی، مبارک ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، لوگوں کو زیادہ سے زیادہ متمتع فرمائے اور مجھے بھی پوری سننے کی سعادت نصیب فرمائے۔

(اقتباس از مکتوب مدینہ طیبہ بنام مدیر ماہنامہ الحق)

"صحبتے با اہلِ حق" ایمان و یقین کی پھلواری:

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ کا شمار دورِ حاضر کے ان صلحائے امت میں ہوتا ہے، جو سلفِ صالحینؒ کا نمونہ اور ان کی ایک نہایت گراں پایہ یادگار تھے۔

فی الحقیقت وہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔ انکی ذات گمراہی، بے دینی، تجدد، اباحیت اور الحاد کی ظلمتوں میں منارۂ نور کی حیثیت رکھتی تھی انہوں نے دین کی تبلیغ اور اشاعت علم کے سلسلے میں جو عظیم الشان کارنامے سرانجام دیئے۔ انہوں نے ان کو شہرتِ عام اور بقائے دوام کے دربار میں نہایت ارفع و اعلیٰ مقام عطا کر دیا۔ حضرت اقدس سرہٗ نہ صرف علومِ دین کا بحرِ ذخار تھے بلکہ سیرت اور کردار کے اعتبار سے بھی بہت بلند مقام پر فائز تھے۔ خشیت الٰہی، عشق رسولؐ، شغفِ عبادت، انکسار، سادگی، حق گوئی، بے تعصبی، خوش مزاجی اور تواضع ان کی ایسی صفات تھیں جو اپنوں اور بیگانوں سب کا دل موہ لیتی تھیں۔ حضرت اپنی مجالس میں علم و عرفان کے ایسے ایسے موتی لٹایا کرتے تھے جن کو چنتے چنتے طبیعت سیر نہ ہوتی تھی۔

حضرت کے شاگرد رشید مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب ہمارے دلی شکریئے کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ان موتیوں کو ایک لڑی میں پرو کر اس کتاب کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ حضرتؒ کے یہ ارشادات و ملفوظات کیا ہیں، پند و نصائح کا خزینہ، عقل و خرد کا درس اور عشق و معرفت کا دریا، جس میں غوطہ زن ہونے والا گوہرِ مقصود سے مالامال ہو جاتا ہے۔ معرفت کے ساتھ دنیا کی بے ثباتی، اللہ کے ساتھ محبت اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عقیدت بلکہ عشق ان ملفوظات کی نمایاں خصوصیت ہے، ان جواہر ریزوں کے چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔

ملت کا استحکام اور عروج اہلِ اسلام کے اتحاد پر منحصر ہے، علماء و اہل اللہ کی محبت نجات کا وسیلہ ہے۔ علمی ماحول اور مریضوں کی خدمت بڑی نعمت ہے کبائر سے اجتناب، صغائر کے عفو کا ذریعہ ہے ذکر و عبادت سے تلذذ نہیں بندگی مقصود ہے۔ حکمت کی جڑ اللہ کا خوف ہے جہاد ایمان کا لازمہ ہے — عیاشی سے علم حاصل نہیں ہوتا۔ اپنی اہلیت کی شہادت نااہلی کی دلیل ہے فقہی مسالک اور سلاسلِ تصوف ایک ہی تالاب کی مختلف نہریں ہیں تبلیغ دین اور بیانِ مسائل میں تسہیل پیش نظر رہنی چاہیئے خود غرضی اور انانیت سے انتشار اور دھڑے بندی پیدا ہوتی ہے۔ حسن عمل کے ساتھ طول عمر بھی نعمت ہے دین کی خدمت سے زندگی ملتی ہے جھوٹے نبی سے نبوت کی دلیل طلب کرنے میں ایمان کے ضیاع کا خطرہ ہے، مجاہدین کے چہروں کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ غرور اور تکبر کے ساتھ علم اور عبادت بھی نافع نہیں رہتی۔ جب دنیا سے

(بقیہ صفحہ ۸۹۴ پر)

بقیہ : پدرم بزرگوارم

ایک فقیر انسان ہوں بنگلوں میں سکون نہیں ملتا

۱۹۸۱ء میں مدرسہ کے بالکل سامنے پٹڑی سے پار اپنا ایک ذاتی مکان تعمیر کرنے کی اللہ سے آرزو پوری کی، بناتے وقت یہ مدنظر رکھا کہ ایک کمرہ ایسے بنوایا جائے جو حضرتؒ کے رہنے، ان کے مہمانوں اور درس حدیث کے کام آسکے، خیال تھا کہ حضرتؒ اس مکان میں منتقل ہو جائیں گے، باوجود انتہائی کوشش کے حضرتؒ نے صرف ایک رات اس مکان میں قیام کیا اور صبح سویرے اپنے پرانے مکان تشریف لے گئے، برادرم حاجی ممتاز خان اور جناب میاں خضران صاحب نے کافی منت سماجت کی کہ آپ کو وہاں آرام رہے گا مدرسہ بھی قریب ہے اور طلباء بھی گھر ہی میں آکر درس حدیث میں شرکت کریں گے۔ حضرتؒ نے جواب دیا میں ایک فقیر انسان ہوں بنگلوں میں سکون نہیں ملتا۔ پھر فیصلہ کن انداز میں فیصلہ سنایا میں اپنے گھر ہی میں رہوں گا۔ یوں یہ نیا گھر مدتوں خالی رہا اور آخر کار کرایہ پر دینا پڑا۔

بڑی تنخواہ سے کیا ہوگا

جب بھی کالج سے چھٹیوں میں گھر جاتا حضرتؒ، حافظ محمد ادریس صاحب اور جناب محترم پروفیسر مولانا اشرف صاحب کے متعلق پوچھتے۔ حافظ محمد ادریس صاحب بہت بڑے عالم و فاضل تھے۔ طورو ضلع مردان سے تعلق رکھتے تھے۔

اسلامیہ کالج میں بطور پروفیسر اسلامیات پڑھاتے تھے قاہرہ کے قریب پی آئی اے کے طیارہ کے فضائی حادثہ میں جاں بحق ہوئے ایک دفعہ میں نے کہا کہ حافظ صاحب تو بڑے مزوں میں ہیں، بڑی تنخواہ ہے اور کوٹھی بھی۔ فرمایا کیا پڑھاتے ہیں، میں نے عرض کیا ایک یا دو کلاسز اور وہ بھی چند بنیادی ابتدائی کتابیں، فرمایا! نیک بخت نے اپنی علمی صلاحیتیں برباد کر دیں اس کو کسی بڑے علمی درسگاہ میں ہونا چاہیئے تھا بڑی تنخواہ لے کر کیا کرے گا۔

طلبہ پہ شفقت

طلبہ سے جتنی محبت تھی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے کیا جاسکتا ہے، حضرتؒ نہایت ہی نرم خو، نرم گفتار انسان تھے کبھی بھی کسی سے اپنی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا لیکن ایک دفعہ ایسا ہوا کہ حضرتؒ کے گھر کے قریب مسجد میں چند طلباء کو محلہ کے ایک گرم مزاج دوست نے جو کہ اتفاقاً دارالعلوم کے مجلس انتظامیہ کے ممبر بھی تھے نے برا بھلا کہا۔ حضرت مولاناؒ جو کہ اس وقت گھر میں موجود تھے۔ اس صاحب کے شور و غوغا کو سنا۔ خاموش رہے لیکن دو دن تک نماز دارالعلوم میں پڑھتے رہے، جب اہل محلہ کو احساس ہوا تو سارے حضرات جرگہ کی صورت میں دارالعلوم حاضر ہوئے طلباء سے معافی مانگی حضرت نے بھی معاف کیا۔ طلباء کو بھی نصیحتیں کیں اور اہل محلہ کو بھی مہمانانِ رسولؐ کی قدر دانی اور عزت کرنے کا درس دیا۔

دارالعلوم کے باغ کے ثمرات میں احتیاط

دارالعلوم میں چند پودے فروٹ کے لگے ہوتے تھے جب فروٹ پک جاتا تو مالی اتار دیتا اور عام طور پر اساتذہ و دیگر ملازمین میں قیمتاً تقسیم کر دیا جاتا حضرتؒ کے حصہ کا فروٹ گھر بھیج دیا جاتا تھا اور اس وقت تک بچوں کو ہاتھ لگانے نہیں دیا جاتا تھا جب تک گھر آکر خود اپنے سامنے تلوا نہ دیتے اور دارالعلوم کے خزانہ میں رقم داخل کرنے کے لیے حساب کتاب نہ کر دیتے۔

حیوانات پر شفقت

بلاناغہ جب بھی مدرسہ سے واپس آتے بھینسوں کے رکھنے کی جگہ جاتے ان کے چارہ اور پانی کا پوچھتے، کافی وقت ان پر ہاتھ پھیرتے اور شفقت کرتے اور خادم کو ہدایت دیتے کہ ان بے زبانوں کے چارہ، پانی اور گرمی سردی سے بچنے کا خاص خیال رکھا جائے۔

قابل تقلید زندگی

مولانا عبدالقیوم صاحب! حضرت کا ہر لمحہ اور ہر عادت قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق گزری، ان کی پوری زندگی قابل تقلید تھی اور ہم جیسے گنہ گاروں کے لیے مشعل راہ۔

مجھے یقین ہے ان بزرگ ہستیوں کا ذکر اور ان کے متعلق چند حروف لکھنا بھی باعث ثواب اور نجات ہے اسی نیت سے اپنی کم مائیگی، کم علمی کے باوجود اور یہ جانتے ہوئے بھی کہ میری کیا حیثیت ہے جو ایسی پاک ہستیوں کے متعلق قلم اٹھائے یہ چند پیراگراف لکھ بیٹھا، اللہ میری اس کاوش کو قبول فرمائے۔